39

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۶ رمضان ۱۳۹۱ھ ، ۱۶ ارنبوت ۱۳۵۰ ہش ، ۱۶ ارنومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۶۴	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک لیلۃ القدر وہ ہے جو ہر رمضان المبارک میں آتی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی لیلۃ القدر ہے اور انسان کیلئے اس کا وقتِ اصفیٰ بھی لیلۃ القدر ہے

"قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے بعد وہ زمانہ آیا جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا۔ کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے۔ وہ ملائک اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ سوم لیلۃ القدر انسان کیلئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے۔ بعض وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضؓ کو کہتے کہ ارحنا یا عائشہ رضؓ یعنی اے عائشہ رضؓ مجھ کو راحت و خوشی پہنچا اور بعض وقت آپ بالکل دعا میں مصروف ہوتے۔ جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے۔

وقتے چنیں بودے کہ بجبرئیل و میکائیل پرداختے و دیگر وقت
با حفصہؓ و زینبؓ در ساختے۔

جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے۔ یہ وقت اُسے زیادہ میسّر آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۵ ارنبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۴ ارنبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

میرے نانا جان محترم جناب امیر احمدؐ صاحب قریشی جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا محمد عتیق کنری سندھ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم ملک فضل حسین صاحب (احمدی مہاجر) عرصہ سے علیل چلے آتے ہیں۔ اب بغرض علاج قریباً سوا مہینہ سے کراچی میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

آئندہ کے لئے تا ۳۰ ارنبوت ۱۳۵۱ ہش (۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء) مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے:۔

(۱) مرزا عبد الحق صاحب	(۱۴) مولوی عبد المالک خان صاحب
(۲) مرزا مبارک احمد صاحب	(۱۵) صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
(۳) مولوی ابو العطاء صاحب	(۱۶) ملک مبارک احمد صاحب
(۴) قاضی محمدؐ نذیر صاحب	(۱۷) مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب
(۵) ملک سیف الرحمٰن صاحب	(۱۸) میاں عبد السمیع صاحب نون
(۶) شیخ مبارک احمد صاحب	(۱۹) مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
(۷) سید میر داؤد احمد صاحب	(۲۰) نصیر احمد خان صاحب
(۸) مرزا طاہر احمد صاحب	(۲۱) سید میر محمود احمد صاحب
(۹) مولوی محمدؐ صدیق صاحب	(۲۲) مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب
(۱۰) مولوی غلام باری صاحب سیف	(۲۳) حبیب اللہ خان صاحب
(۱۱) شیخ بشیر احمدؐ صاحب	(۲۴) محمدؐ اسماعیل صاحب منیر
(۱۲) شیخ محمدؐ احمد صاحب مظہر	(۲۵) بشیر احمد صاحب رفیق
(۱۳) مولوی دوست محمدؐ صاحب شاہد	(۲۶) عبد الحکیم صاحب اکمل

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے:۔

۱۔ چوہدری محمدؐ ظفر اللہ خان صاحب۔ ۲۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب لنڈن ۳۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

اس مجلس کے صدر مرزا عبد الحق صاحب۔ نائب صدر ۱ شیخ محمدؐ احمد صاحب مظہر۔ ۲ شیخ بشیر احمدؐ صاحب۔ ۳ سید میر داؤد احمدؐ صاحب۔ اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے۔

اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے۔

مرزا ناصر احمد
(خلیفۃ المسیح الثالث)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ نبوت ۱۳۵۰ ہش

قربانی کے جذبہ کو نسلاً بعد نسلٍ زندہ رکھنے کا طریق

اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت کے بغیر انسان کو دین کی خاطر قربانیوں (کما حقہٗ) توفیق نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھے اور اس کی معرفت حاصل کئے بغیر بھی انسان دین کی خاطر قربانی کرتا تو ہے لیکن اُس کی یہ قربانی اوّل تو حقیقی مومنوں والے معیار پر پوری نہیں اُترتی اور اگر اُس معیار کے لگ بھگ پہنچ بھی جائے تو ہر آن یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ کہیں شیطان ورغلا کر اُسے خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق نہ بنا دے۔ ایسا شخص ہر دم اور ہر آن شیطان کے حملہ کی زد میں ہوتا ہے اور ذراسی غفلت بھی اس کے لئے انتہائی مہلک ثابت ہوسکتی ہے۔ اس کے بالمقابل جس انسان کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور خود اپنے ناچیز ہونے کا احساس اس کے رگ و ریشہ میں سمایا ہوا ہو اُس کے اندر دلیری اور شجاعت کا جذبہ اپنے اندر اوجِ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے دامن کو کسی حال میں بھی نہیں چھوڑتا۔ وہ موت قبول کر لیتا ہے یہ کبھی نہیں ہوتا اور نہ ہوسکتا ہے کہ وہ خدا اور اُس کے دین کے ساتھ بے وفائی کا مرتکب ہو۔

اس کی ایک واضح مثال ہمیں اُن جادوگروں کے کردار میں ملتی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کی غرض سے فرعون کے دربار میں پیش ہوئے تھے۔ جب تک وہ کفر کی حالت پر قائم تھے اور انہوں نے خدا کی ہستی کو نہیں پہچانا تھا اور اُس کی معرفت انہیں حاصل نہ ہوئی تھی تو وہ فرعون کے اقبال کی قسم کھا کھا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آنے کے بلند بانگ دعاوی کر رہے تھے لیکن جب وہ حضرت موسیٰ ؑ کے بالمقابل عاجز آگئے اور انہیں خدا تعالیٰ کا چمکتا ہوا چہرہ نظر آگیا تو انہوں نے فرعون جیسے جابر بادشاہ کے غصہ اور عتاب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اُس کے روبرو اپنے ایمان لانے کا اعلان کر دیا۔ اس پر جب فرعون نے بہت غیظ و غضب کا اظہار کیا اور ہاتھ پاؤں کاٹنے اور صلیب پر لٹکانے کی دھمکی دی تو وہ ذرہ بھر بھی تو خوفزدہ نہ ہوئے اور انہیں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہ آیا کہ قبولِ حق کے نتیجہ میں انہیں اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھونے پڑیں گے بلکہ انہوں نے بڑی بے جگری سے فرعون کو یہ جواب دیا کہ اگر تُو نے ہمارے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے اور ہمیں صلیب پر لٹکا دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آخر ہم نے اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ چند دن بعد مرنے کی بجائے اگر چند روز پہلے مرگئے تو اس میں کیا فرق پڑے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تُو اپنی طرف سے جو سزا یا عذاب ہمیں دینا چاہتا ہے دے لے ہم تو یہ امید لگائے ہوئے ہیں کہ ہمارا رب ہمارے گناہ اِس واسطے معاف کر دے گا کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے بن گئے ہیں۔ اب یہ جُرأت، یہ دلیری اور یہ شجاعت اُن جادوگروں میں کیسے پیدا ہوئی جو تھوڑی دیر پہلے تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عاجز کر دکھانے سے متعلق فرعون کے رُو برو بڑی بڑی ڈینگیں مار رہے تھے؟ چشم زدن میں یہ انقلاب کیسے رُونما ہوا کہ وہ فرعون کے رُوبرو بھرے دربار میں پکار اُٹھے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ کہ ہم ربّ العٰلمین پر جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ایمان لاتے ہیں؟ اس کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ یہ کہ جادوگر جب تک ایمان نہیں لائے تھے تو وہ خم ٹھونک کر مقابلہ کی دعوت دیتے رہے۔ لیکن جب انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کے نتیجہ میں خدا کا چہرہ نظر آگیا اور انہیں اُس کی ذات و صفات کی حسب استعداد معرفت حاصل ہوگئی، تو اندر سے ان کی فطرتِ صحیحہ پُکار اٹھی اور انہوں نے بلا جھجک اپنے ایمان لانے کا اعلان کر دیا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی مصیبت جھیلنے اور بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ اگر انہیں اُس موقع پر خدا کا چہرہ نظر نہ آتا اور اس کی ذات و صفات کا عرفان انہیں نصیب نہ ہوتا تو وہ اِس دلیری سے اپنے مومن ہونے کا اعلان نہ کر سکتے۔

پس اصل اور بنیادی چیز جس کے نتیجہ میں انسان میں دلیری اور شجاعت دین کیلئے غیرت اور قربانی و ایثار کا مادہ پیدا ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقی معرفت ہی ہے۔ اگر یہ انسان کو نصیب ہو جائے تو پھر وہ دین کی راہ میں ترقی ہی کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کے شیطان کے بہکانے میں آنے، راہِ حق میں ٹھوکر کھانے اور ابتلاؤں اور امتحانوں میں فیل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ معرفتِ الٰہی کی انقلاب انگیز تاثیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حقیقت یہ ہے کہ جب تک کسی انسان کو خدا نظر نہیں آتا دنیا کی مصیبتیں اُسے پہاڑ اور اس کے ابتلاء اُسے بے کنار سمندر نظر آتے ہیں۔ مگر جب نظر آجاتا ہے تو اس کی نگاہ میں ساری چیزیں ہیچ ہو جاتی ہیں۔ تب ایک ہی چیز اُس کے سامنے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا قول پورا ہو اور خدا کے قول کے مقابلہ میں نہ حکومتیں کوئی حیثیت رکھتی ہیں نہ بادشاہتیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں اور نہ جائیدادیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں۔ وہ ہنستا ہوا جاتا اور اپنی قربانی پیش کرکے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۲۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ قدسی اور آنحضورؐ کی کامل پیروی کے طفیل آنحضورؐ کے صحابہ کبارؓ کو بھی خدا تعالیٰ کا چمکتا ہوا چہرہ نظر آگیا تھا اور وہ اس کے عشق و محبت میں گرفتار ہو کر بس اُسی کے ہو رہے تھے۔ انہوں نے صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا ایسا شاندار نمونہ پیش کیا کہ دنیا انکے عزم و استقلال اور تبتّل و توکّل کی کیفیت کو دیکھ کر عش عش کر اُٹھی۔ جب مالی قربانیاں پیش کرنے کے لئے بلایا گیا تو ان میں سے بعض اپنے گھر کا پورا سامان اور بعض نے نصف مال پیش کر دیا۔ اور جب اسلام کے دفاع کی خاطر جانی قربانیاں پیش کرنے کا وقت آیا تو انہوں نے بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی گردنیں کٹوا کر اپنے خون سے جنگل بھر دئے۔

الغرض جس جس قسم کی قربانیوں کی ضرورت پیش آتی چلی گئی، وہ بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتے چلے گئے۔ یہی نمونہ اس آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب نے دکھایا اور وہ یہ نمونہ اسی لئے دکھانے میں کامیاب رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی طرح انہیں بھی آنحضورؐ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ کے طفیل اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت حاصل ہوگئی تھی۔

جماعتِ احمدیہ کو دنیا میں اسلام کی سربلندی کی خاطر مسلسل قربانیاں پیش کرنے کی جو توفیق ملتی چلی آرہی ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ جماعت خلافت کے آسمانی نظام کی برکت کے طفیل نسلاً بعد نسلٍ معرفتِ الٰہی میں پختہ ہوتی اور ترقی کرتی چلی آرہی ہے۔ ہمیں اس امر کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے کہ ہماری اولادوں کی نسلاً بعد نسلٍ اس رنگ میں تربیت ہوتی چلی جائے کہ وہ معرفتِ الٰہی میں ترقی کرتی چلی جائیں۔ جب تک ہم اس کا اہتمام کرتے چلے جائیں گے ہماری نسلوں کو اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے گی۔

حقیقی مومن کی ایک علامت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو جن لوگوں کے ساتھ خاص طور پر احسان کا سلوک روا رکھنے کا حکم دیا ہے ان میں پڑوسیوں کو بھی شامل فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

"تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ، اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں کے ساتھ نیز جن کے تم مالک ہو اُن کے ساتھ بھی بہت احسان کرو۔" (النساء آیت ۳۷)

دُور و نزدیک کے ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کی اس تاکید کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان اپنے ہمسایہ کو دُکھ پہنچاتا ہے وہ اپنے اس ناروا فعل سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ مسلمان کہلانے کے باوجود حقیقی ایمان اُسے نصیب نہیں ہوا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یہ الفاظ فرمائے:-

"واللہ ایمان نہیں لایا! واللہ ایمان نہیں لایا"

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کون ایمان نہیں لایا؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص فی الاصل ایمان لایا ہی نہیں جس کی ایذا رسانی سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایک حقیقی مومن کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ پڑوسیوں کے حقوق خاص تعہد سے ادا کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل ہم پر اس وقت تک نازل ہوتے رہیں گے جب تک ہمارے دلوں میں بے مائیگی اور نیستی کا احساس شدت سے قائم رہیگا

الٰہی سلسلوں کے دو امتیازی نشان ہوتے ہیں اور وہ یہ کہ ان کا ہر فرد عبد مسلم اور عبد محسن ہوتا ہے

تم ان نشانوں کو قائم رکھو اللہ تعالیٰ کی احتیاج کا احساس زندہ رکھو اور خدا کے بندوں پر ہمیشہ احسان کرتے رہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ ر صلح ۱۳۵۰ ہش (۱۵ جنوری ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی

سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اس آیت کی تلاوت کی:

"بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" (البقرۃ آیت ۱۱۳)

اور فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں تو اس کی ساری ہی مخلوق پر نازل ہوتی ہیں۔ لیکن جب یہ رحمتیں اور برکتیں رب اور رحمان کی صفت کے جلووں کے ماتحت نازل ہوتی ہیں تو انسان کے علاوہ جن پر وہ نازل ہوتی ہیں اُن پر یہ ذمہ داری نہیں ہوتی کہ وہ اپنے اختیار اور مرضی سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کی طرف اور بھی زیادہ جھکیں وہ تو مجبور رہیں لیکن انسان جب اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے جلوے دیکھتا ہے اور اسے اپنی حقیر اور

بے مایہ کوششوں کے ثمرات

ملتے ہیں تو اس وقت اس کے لئے رحیمیت کے دامن کو پکڑنا اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن ان انسانوں میں سے بھی جو خدا کے لئے اپنی زندگی کے دن گزارنے والے ہوتے ہیں ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب وہ اللہ کے خاص فضلوں کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں تکبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ شاید رحیمیت کے دستِ قدرت نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے یہ کامیابیاں عطا نہیں کیں بلکہ میں نے جو حاصل کیا ہے وہ اپنی تدبیر اور اپنی عقل اور اپنے ذرائع اور اپنی کوشش اور اپنی طاقت سے حاصل کیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ایسے خیال سے محفوظ رکھے) مگر جو لوگ خدا کے سچے عاشق ہوتے ہیں، اُن پر جب رحیمیت کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں اور اس دنیا کی نعمتیں اور عزتیں بھی انہیں دی جاتی ہیں، تو اُن کے دلوں میں اور ان کی روح کے گوشے گوشے میں بے مائیگی اور نیستی کا احساس اور بھی شدت اختیار کر جاتا ہے

یہ احساسِ بے مائیگی اور نیستی ایک مومن کی جان اور اللہ کے عاشق کی روح ہے۔ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اس کے فضلوں اور رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔

ہمارا رب صمد اور غنی ہے۔ اُسے کسی شخص کی اور کسی شے کی احتیاج نہیں لیکن ہم ہر آن اور ہر لحظہ اس کے محتاج ہیں۔ کوئی چیز بھی تو اس دنیا میں ایسی نہیں جو اس کے فضل کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہو۔ جب تک آسمانوں سے اس کا فیصلہ نہ ہو، اس وقت تک نہ کوئی عزت مل سکتی ہے، نہ کوئی رتبہ پایا جا سکتا ہے، نہ مال ملتا ہے اور نہ

خوشی اور مسرت

حاصل ہوتی ہے۔ یہ حقیقی عزتیں اور وہ اموال جو بھلائی اور خیر کا موجب بنتے ہیں اور وہ جتھہ اور خاندان جس سے انسان حقیقی مسرتیں حاصل کرتا ہے۔ یہ حقیقی عزتیں اور مسرتیں اسی کو ملتی ہیں، جو خود کو بے مایہ اور نیست سمجھے اور ہر چیز کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا احساس پیدا کرے اور ہر نعمت میں اس کے پیار کا جلوہ اسے نظر آئے

اللہ تعالیٰ نے گزشتہ برس اندرون پاکستان بھی اور بیرونی ممالک میں بھی جماعت احمدیہ پر بڑے ہی فضل نازل کئے۔ اُس نے بشارتیں بھی دیں اور بشارتوں کو پورا بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ کی اتنی رحمتیں جماعت احمدیہ اور اس کے افراد پر نازل ہوتی ہیں کہ اُن کا گننا ممکن ہی نہیں وہ تو شمار میں آ ہی نہیں سکتیں

جب میں ان فضلوں کو دیکھتا ہوں تو میرے دل میں یہ خوف بھی پیدا ہوتا ہے کہ کہیں جماعت کا کوئی حصہ کبر و غرور کی بیماری میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب کا وارث نہ بن جائے۔ اسلئے میں آج بڑوں اور چھوٹوں، مردوں اور عورتوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل تم پر اسی وقت تک نازل ہوتے رہیں گے جب تک کہ تم اپنے دلوں میں بے مائیگی اور نیستی کا احساس پوری شدت کے ساتھ قائم رکھو گے۔

الٰہی سلسلوں کے

دو امتیازی نشان

ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ الٰہی سلسلوں میں داخل ہونے والا اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کا فرد عبد مسلم ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ عبد محسن ہوتا ہے۔

میں نے جو آیت ابھی تلاوت کی ہے اس میں ان دونوں باتوں کی طرف اشارہ ہے

اسلام نام ہے اس بات کا کہ انسان کا اپنا کوئی ارادہ باقی نہ رہے اور اس پر ایک موت وارد ہو جائے۔ انسان اپنی تمام خواہشات کے ساتھ اور اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اپنے رب کے پاؤں پر گر جائے اور اس سے یہ کہے کہ اے میرے پیدا کرنے والے محبوب! جو کچھ مجھے ملا . . . . وہ تیرے فضل سے ملا۔ جو کچھ مجھے مل رہا ہے، وہ تیرے فضل سے مل رہا ہے اور جو کچھ مجھے ملے گا۔ وہ بھی تیرے فضل سے ہی ملے گا۔ کیونکہ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ میری آنکھ صرف اس وقت دیکھ سکتی ہے۔ جب تیرا فضل اسے کہے کہ وہ دیکھے۔ میری زبان صرف اس وقت بول یا چکھ سکتی ہے، جب زبان پر تیرا حکم نازل ہو کہ وہ بولے اور لذت اور سرور حاصل کرے۔ اسی طرح میرے کانوں کی شنوائی بھی تیری رحمت کی محتاج اور میرے حواس کی حس بھی

تیرے فضل کے بغیر

زندہ اور قائم نہیں رہ سکتی۔ اے خدا! تو نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے۔ تُو قادر و توانا ہے اور بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ہماری امیدوں سے بھی زیادہ، ہماری توقعات سے بھی زیادہ، ہماری توقعات سے بھی زیادہ، ہمارے تخیل اور تصور سے بھی زیادہ دے سکتا ہے۔ ہمیں جو کچھ بھی مل سکتا ہے، وہ تیری رحمت کے طفیل ہی مل سکتا ہے۔ ہم تیرے حضور جھکتے اور تیری رضا کی خاطر اور تیرے وصال کے لئے تیری محبت پانے کے لئے ہم اپنے اوپر ایک موت وارد کرتے ہیں۔ اے زندہ اور زندگی بخش! تو ہماری اس موت کو اپنی راہ میں قبول کر اور ہمیں وہ زندگی دے جس پر فرشتے بھی رشک کریں۔

ہر احمدی جب تک عبد مسلم نہیں بنتا، اس معنی میں کہ ہر وقت اور ہر آن اُسے یہ احساس رہے کہ اس نے جو کچھ بھی پایا وہ

اللہ تعالیٰ کے فضل

سے پایا اور ہم جو کچھ بھی پائیں گے وہ اسی کے فضل سے پائیں گے ہم تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ ہمارے پاس تو نہ عزت ہے، نہ دولت ہے اور نہ اقتدار ہے۔ لیکن عزتیں اللہ تعالیٰ بانٹتا ہے اور اموال بھی وہی تقسیم کرتا ہے۔ پھر اموال جب وصول ہو جاتے ہیں تو ان کے اچھے نتائج بھی وہی نکالتا ہے جس سے ایک خوشی اور بشاشت کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

پس تم ہمیشہ عبد مسلم بنے رہو کیونکہ اس کے بغیر ہم اپنے مقصود کو پا نہیں سکتے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ جو ہم سے چاہتا ہے وہ ہم اسے دے نہیں سکتے۔ اس کے بغیر وہ موت ہمیں مل نہیں سکتی جس کے بعد ایک ابدی اور خوشحال زندگی آسمانوں سے عطا کی جاتی ہے۔

دوسرا امتیازی نشان الٰہی جماعتوں اور ان جماعتوں کے افراد میں یہ نظر آتا ہے کہ وہ عبد محسن ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں تمام شرائط کے ساتھ اعمال صالحہ کو بجالانے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر احسان کرنے والا ہوتا ہے۔

احسان کے لفظ کو جب دوسروں پر احسان کے معنوں میں استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو حقوق دیئے تھے، وہ اپنے یہ حقوق بھی اپنے بھائیوں کو دے دیتا ہے اور اسی طرح اپنے حق سے کم لینے پر اسلئے تیار رہتا ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا مل جائے۔ اور پھر احسان کے یہ معنے بھی ہوتے ہیں کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے ہر فرد واحد کے جو حقوق قائم کئے ہیں، انسان ان حقوق سے زیادہ دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ ایسا شخص محسن ہوتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے۔ قرآن میں آیا ہے کہ محسنوں سے اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے۔ یہ وہ محسن ہوتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

پس جب ہم عبد مسلم بننے کے بعد عبد محسن بھی بن جائیں (یا مجھے شاید یوں کہنا چاہیئے کہ عبد مسلم بنے بغیر کوئی شخص حقیقی معنے میں محسن نہیں بن سکتا، اسلئے عبد مسلم بھی بنے اور عبد محسن بھی بنے اور خدا تعالیٰ کے بندوں سے پیار کرنے لگے۔ اور ان کے لئے اپنے حقوق کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور اُن کے اللہ تعالیٰ نے جو حقوق قائم کئے ہیں اُن سے زائد دینے کے لئے تیار ہو جائے۔

تو یہ وہ محسن ہوتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۵

(العنکبوت ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض جسے

اللہ تعالیٰ کی معیت

حاصل ہو جائے، اُسے کسی غیر کی احتیاج کہاں باقی رہتی ہے؟ مگر جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نہ ہو، وہ ساری دُنیا پر غرور کر کے بھی کامیاب نہیں ہو سکتا

پس اے میرے بھائیو اور بہنو! اپنے ان دو امتیازی نشانوں کو قائم رکھو۔ ہمیشہ عبد مسلم بنے رہو۔ ہمیشہ اپنے دل اور اپنی روح میں اللہ تعالیٰ کی احتیاج کا احساس زندہ رکھو۔ اُسے غنی اور صمد سمجھو اور خود کو بے مایہ اور نیست جانو۔ خدا کے بندوں پر احسان کرو۔ اگر کبھی تمہارا حق مارا بھی جائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس حق کو برضاء و رغبت چھوڑ دو۔ اگر کبھی تمہیں دوسرے کی خوشی کے لئے اپنے حقوق چھوڑنے پڑیں تو اسی میں اپنی خوشی اور اسی میں اپنی زندگی سمجھو اور جو حقوق اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے قائم کئے ہیں اُن سے زائد دو، اُن سے کم نہ دو کیونکہ اس کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی معیت کو حاصل نہیں کر سکتے اور اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کئے بغیر یہ زندگی اس قابل نہیں کہ آدمی اس سے چمٹا رہے۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک عبد مسلم اور عبد محسن بنا رہے۔ اور خدا کرے کہ ہم سے ہر ایک اپنے اوپر ایک نیستی اور موت وارد کر کے اللہ تعالیٰ سے ایک نئی زندگی حاصل کرنے والا ہو۔ وہ نئی زندگی! جسے اللہ تعالیٰ دیکھے اور خوش ہو اور جس کے نتیجہ میں اس کا وصال اور اس کی رضا ہمیں حاصل ہو۔ آمین ۵

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ادائیگی چندہ کا دوسرا مرحلہ ختم ہونیوالا ہے

غلبہ اسلام کے لئے نصرت جہاں سکیم "آگے بڑھو" کے ماتحت کام پورے زور سے جاری ہے اور اسکے شیریں پھل خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم سب کو نظر آ رہے مخلصین جماعت جنہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدے کر رکھے ہیں۔ ان سے التماس ہے کہ ان کا ساٹھ فی صد چندہ ۳۰ نبوت (نومبر ۱۳۵۰ہش) تک ضرور آ جانا چاہیئے۔ اگر ابھی تک آپ نے اسکے مطابق ادائیگی نہیں فرمائی تو اسے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

تین لاکھ کیوں اور کیسے؟

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

"ہمارے بچے جن کی عمر ایک دن سے پندرہ سال کے درمیان ہے وہ تین مختلف تنظیموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ سات سال سے پندرہ سال کی عمر کے بچوں کا تعلق اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ سے ہے۔ اور سات سال سے پندرہ سال کی بچیوں کا تعلق ناصرات الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ سے ہے۔ اور سات سال سے کم عمر کے بچوں اور بچیوں کا تعلق نظام جماعت سے ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ہمارے بچے جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے ان کی تعداد کم از کم پچاس ہزار ہوگی اگر پچاس ہزار بچے الگ الگ پوری شرح سے چندہ ادا کریں تو ان کا چندہ چھ روپے سالانہ کے حساب سے تین لاکھ روپے بن جاتا ہے۔"

(فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ ۲۵/۶۶/۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۱

سنسکرت زبان کا ایک لفظ

(محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور)

نوٹ:-
خاکسار سنسکرت زبان کی تقریباً ساری لغت کو عربی تلث پہنچا چکا ہے اور کتاب مذکور انشاء اللہ عنقریب چھپوانے کا ارادہ ہے اُس میں سے ایک نوٹ کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے

I - PIRTHU سنسکرت کا ایک لفظ ہے جس کے معنے ہیں (چوڑی کی گئی۔ یعنی زمین) اس لفظ کا عربی ماخذ ہے فرطح چوڑا کرنا اس ایک لفظ سے چند مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

۱- اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

ا: ارض اللہ واسعۃ
ب: والارض فرشنٰھا
ج: نعم الماھدون
د: وھو الذی مدّ الارض
ہ: جعل لکم الارض بساطاً
و: والارض بعد ذٰلک دحٰھا
ز: ضاقت علیھم الارض بما رحبت
ح: والی الارض کیف سطحت
ط: والارض وما طحٰھا

ان آیات میں زمین کی وسعت اور فراخی کے مختلف پہلو بیان کئے گئے ہیں

۲- منن الرحمٰن ص۹۱ پر ہے

ومنھا الفاظ بقیت علی صورھا الاصلیۃ وما غیّر وجوھا حرّ ھواجر الغربۃ۔

یعنی غیر زبانوں میں بعض الفاظ ایسے ہیں جو اپنی اصلی صورتوں پہ باقی رہے اور پردیس کی دھوپ اور گرمی نے اُن کے چہروں کو متغیر نہیں کیا

وقفل کما سافر بصحت وسلامۃ
(ص۹۳)

یعنی صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے وطن لوٹ آئے جس طرح کہ وہ گئے تھے ظاہر ہے کہ لفظ فرطح بغیر کسی تبدیلی کے قائم ہے اس لفظ کے بھائی بند الفاظ ذیل ہیں۔

۳- فلطح : چوڑا کرنا
فطح : چپٹا کرنا
فتح : کھولنا
فاتح : چوڑا
بطح : پھیلانا۔ چوڑا کرنا
بط : چیرنا
بلطح : چوڑا کرنا (گول چیز کو)

یہ الفاظ چوڑائی کے باریک در باریک مفہوم کو تھوڑے تھوڑے فرق کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور مترادف ہیں لیکن سنسکرت میں الفاظ کا یہ خاندان نہیں ہے۔ اس لئے (اضاعت نسباً متماثلۃ۔ منن الرحمٰن ص۹۱) نسب متماثلۃ کو ضائع کر دیا۔) کا مصداق لفظ فرطح ہے

عربی زبان میں الفاظ ہم آواز اور متماثل معنے ہیں جو ایک ہی مفہوم کے باریک فروق کو ظاہر کرتے ہیں اور ہم آواز اور ہم قافیہ بھی ہوتے ہیں غیر زبانوں میں جاکر الفاظ کا خاندان اکثر قائم نہیں رہتا جیسا کہ لفظ "فرطح" اپنے خاندان سے بچھڑا ہوا فرمایا جاتا ہے۔

۴- آٹو جسفرسن اپنی دقیقہ رسی اور وسعتِ نظر کے لحاظ سے اہل لسان کا بادشاہ یورپ والوں میں شمار ہوتا ہے اُس کا قول ہے کہ بہترین زبان وہ ہوگی جس میں ایک مفہوم کو اس طرح ادا کیا جائے کہ آواز اور معنوں میں ہم آہنگی پائی جائے ظاہر ہے کہ اس معیار پر عربی زبان کے مترادف الفاظ بطریق مذکورہ بالا پورے اترتے ہیں کسی اور زبان میں یہ وصف نہیں ہے۔

۵- میکسملر (۱۸۲۳ء تا ۱۹۰۰ء) کا قول ہے کہ سب سے قدیم زبان وہ ہوگی جس میں کثیر مترادفات ہوں اس وصف میں کوئی زبان عربی زبان کا مقابلہ نہیں کر سکتی سنسکرت کے روٹ بہت قلیل ہیں اس لئے مفرد مترادف الفاظ سنسکرت میں نہایت قلیل ہیں اور مترادف الفاظ جو سنسکرت میں پائے جاتے ہیں وہ مرکب اور گھڑے ہوئے الفاظ ہیں نہ کہ مفرد الفاظ۔

۶- اوپر کی آیات میں زمین کی وسعت کے لئے نو الفاظ آئے ہیں اور اس مفہوم کے بیسیوں اور الفاظ عربی لغت میں مفرد حالت میں ملتے ہیں۔

۷- بقول میکسملر جس طرح کوئی انسان اس کائنات میں ایک ذرّے کا اضافہ بھی نہیں کر سکتا اسی طرح کوئی شخص زبان کے کسی نئے مادے کے بنانے پر بھی قدرت نہیں رکھتا۔ عرب ایک اُمّی قوم وادیٔ غیر ذی زرع میں رہنے والی علوم و تمدن کی شاہراہوں سے الگ تھلگ بستی تھی اس لئے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنی زبان کو ایسے باریک در باریک فروق کو مدِنظر رکھ کر ڈھال سکے

۸- منن الرحمٰن ص۶ پر ہے۔

"ومن العجائب انھا کانت لسان الامیّین وما کانوا ان یصقلوھا کالعلماء المتبحرین ولم یکن لھم فلسفۃ الیونانیین ولا فنون الھنود والصینیین ومع ذالک نجدھا افصح الالسنۃ لتعبیر خواطر الحکماء"

اور عجائب میں سے یہ بات ہے کہ وہ اُمّیوں کی زبان ہے اور وہ اُس کو علماء متبحر کی طرح صیقل نہیں کرتے تھے اور ان کو یونانیوں کے فلسفہ میں سے کچھ حصہ نہیں تھا اور نہ اُن کے پاس ہندوؤں اور چینیوں کے علوم تھے اور باوصف اس کے ہم اس زبان کو حکماء کے نازک خیالوں کے ادا کرنے کے لئے تمام زبانوں سے زیادہ فصیح پاتے ہیں۔

زبانوں کی تاریخ سے اور خصوصاً سنسکرت کے متعلق یہ بات ثابت ہے کہ سینکڑوں سنسکرت کے عالم اور نحوی قرناً بعد قرن سنسکرت کو صیقل کرتے چلے آئے ہیں اور یہ بات سنسکرت کے مسلّمات سے ہے۔

۹- "ولا یریبک ما تجد فی اللسان الھندیۃ وغیرھا من الالسنۃ قلیلاً من الالفاظ المفردۃ، فانھا لیست من دارھم الخربۃ ولا من عیبتھم الممزقۃ بل ھی کالاموال المسروقۃ او الامتعۃ المستعارۃ فی بیت المساکین" (منن الرحمٰن ص۸۶)

یعنی تجھکو یہ بات شک میں نہ ڈالے کہ تو سنسکرت وغیرہ میں کچھ مفرد الفاظ پاتا ہے کیونکہ وہ الفاظ ان کے ویران گھر کی جائداد نہیں ہے اور نہ اُن کے پھٹے ہوئے جامہ دان کے یہ کپڑے ہیں بلکہ وہ تمام الفاظ چوری کے مال کی طرح ہیں یا مانگے ہوئے اسباب کی . . . مانند ہیں۔ کہ مسکینوں کے گھر میں پائے جاتے ہیں۔

سنسکرت کے علماء تسلیم کرتے ہیں کہ سنسکرت کے کل مصادر زیادہ سے زیادہ دو ہزار کے قریب ہیں جن میں سے بہت سے گم ہو چکے ہیں اس لئے سنسکرت کا دارومدار مرکب الفاظ پر ہے کیونکہ مفرد الفاظ کے لحاظ سے سنسکرت کا سرمایہ نہایت ہی قلیل ہے جو عربی زبان کے لُغت کے ایک گوشے میں سما سکتا ہے۔

۱۰- اوپر بیان ہوا ہے کہ سنسکرت کے مفرد الفاظ کسی مسکین کے گھر کے سامان کی طرح ہیں چنانچہ لفظ "فرطح" سے سنسکرت میں مندرجہ ذیل الفاظ گھڑے گئے ہیں

ا- PRITH_ak چوڑے پن سے
ب: PRITH_A ہاتھ کی ہتھیلی (بلحاظ چوڑائی کے)
ج: PRITHU_ka چوڑا کیا گیا چاول
د: PRITHU_la چوڑا اور بڑا
ہ: PRITHU_VAKSH_as چوڑی چھاتی والا
و: PRATH_as چوڑائی
ز: PRATHA_na چوڑا کرنا
ح: PRITHH_la_OG_as بڑا طاقت والا (OG = OZ عز طاقت)
ط: PRITH_ag_GANA علیحدہ نسل (NG = NZ نسل)

نوٹ:-
سنسکرت حروف تہجی میں ز موجود نہیں اس لئے ز کی آواز کو سنسکرت والے اکثر G سے ادا کرتے ہیں۔ اس لئے عز = OG ضنو = GAN

"بعض ملک کے لوگ حرف "زا" بولنے پر قادر نہیں ہو سکتے (منن الرحمٰن)

اسی طریق پر عربی زبان کے ایک روٹ سے سنسکرت میں بعض دفعہ ۵- ۱۰- ۲۰- ۳۰ الفاظ تک بنا لئے جاتے ہیں

مفلس کی چادر وہی اس کا اوڑھنا۔ وہی بچھونا

"سنسکرت وغیرہ دنیا کی کل زبانیں تغیراتِ بعیدہ سے نکلی ہیں تاہم کامل غور کرنے اور قواعد پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے ان زبانوں کے کلمات اور الفاظِ مفردہ عربی سے ہی بدلا کر طرح طرح کے قالبوں میں لائے گئے ہیں۔"
(منن الرحمٰن ص۱۰)

عربی زبان کے فضائل

"زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دُنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچتی ہے جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جب کہ عربی کی فوق العادت کمالات پر اطلاع ہو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسبت رکھتی ہے" (المسیح الموعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی مالی قربانی میں اضافہ

ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنا نیک نمونہ

آج سے تین سال قبل جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال نو کا اعلان فرمایا تو پاکستانی جماعتوں کے وعدے پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے کے تھے جن کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سات لاکھ نوے ہزار روپے تک پہنچانے کا ارشاد فرمایا۔ اس اعتبار سے وعدہ جات میں مجموعی طور پر چوالیس فیصد اضافہ کی ضرورت تھی۔ آئندہ دو سالوں میں جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہر حال اس جہت میں کوشش کی اور وعدوں کو بڑھایا لیکن ٹارگٹ کو ہنوز حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس عرصہ میں مخلصین جماعت نے ایک عظیم تحریک یعنی نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیا۔ اس لئے حضور نے ٹارگٹ کو حسب سابق ہی رہنے دیا ہے۔ یعنی پھر ۷٫۹۰٬۰۰۰ روپیہ کی ذمہ داری پاکستانی جماعتوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہمارا جو سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو اختتام پذیر ہوا ہے اس کے وعدہ جات میں اگر مجموعی طور پر تینتیس فیصد اضافہ کی بھر پور کوشش کی جائے تو حضور کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ بقدر سات لاکھ نوے ہزار بآسانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ جماعتوں میں ۳۳ فیصد اضافہ کی پر زور تحریک کرنا عاجز کے مدنظر تھا۔ جب حضور انور نے اپنا ذاتی وعدہ بقدر دو ہزار روپیہ کو تین ہزار روپے تک نوٹ کرنے کے لئے خاکسار کو ارشاد فرمایا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ حضور نے اپنے وعدہ میں ۳۳ فیصد اضافہ کا نیک نمونہ قائم فرما دیا ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ جماعت کے مخیر اور مخلص احباب ضرور حضور کی اقتداء میں اپنے وعدے کو کم از کم اسی نسبت سے بڑھائیں گے۔ اس کی ایک قابل قدر مثال محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی قائم فرمائی ہے۔ آپ مکرم نے ۵۶۵/- روپے کے وعدہ پر قریباً ستر فیصد اضافہ کر کے سال نو کے لئے ۹۵۴/- روپے کا وعدہ پیش کیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

۳۔ جماعتوں کی مساعی

جماعتی سطح پر جماعت احمدیہ کراچی کا وعدہ سال نو اگرچہ ۳۳ فیصد اضافہ کا حامل تو نہیں لیکن ہمارے محبوب امام ان کے سابقہ معیار کو بھی بنظر استحسان دیکھتے رہے ہیں۔ اس جماعت نے گذشتہ سال ۱۵۰٬۷۹۲ روپے کا وعدہ کیا تھا اور اب ۱۶۳٬۰۰۰ روپے کی پیشکش کی ہے۔ جماعت اسلام آباد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیرہ ہزار روپے کے وعدوں کو سترہ ہزار روپے تک بڑھا کر اپنے وعدوں میں ۳۳ فیصد اضافہ کیا ہے۔ اسی طرح جماعت حیدر آباد۔ لاہور، ملتان، ساہیوال، لائلپور اور سرگودھا نئے معیار کو حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔ جیسا کہ ان کے سیکرٹریان تحریک جدید اور امراء کرام کی مساعی سے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مخلصین کی مساعی کو خیر و برکت سے نوازے اور امسال اپنے مقدس امام کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم الحاج سیٹھ محمد شفیع صاحب ودھاون گذشتہ سال حج کے دوران فالج کا حملہ ہونے کی وجہ سے کراچی میں بیمار ہیں۔ پہلے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے رمضان المبارک میں خاص طور پر مکرم سیٹھ صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد عمر لسیٹرا احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

۲۔ خاکسار کے پھوپھا سید احمد علی صاحب فلائٹ سارجنٹ پاکستان ائیر فورس کراچی کا ہاتھ کھیلتے وقت بندوق کی نالی پھٹنے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گیا ہے اور دو انگلیوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا ہاتھ سلامت رکھے اور اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

خواجہ عبد المومن گولبازار ربوہ

۳۔ مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب کی بچی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ جماعت کے بزرگوں سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری قائد تبلیغ وعلاقائی بہاول پور

فطرانہ اور عید فنڈ

امراء کرام و صدر اصحاب سے گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک نصف سے زیادہ گذر چکا ہے احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پا رہے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب کا ذریعہ ہے مگر اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی لازم ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے جس کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے اس وقت فطرانہ کی شرح نقدی کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے۔ اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو نصف شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ گذارش کی جاتی ہے کہ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مد فطرانہ بھجوا دیا جائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکے باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ افضل یہ ہے کہ فطرانہ کی رقم شروع رمضان میں ہی وصول کر لی جائے تاکہ مستحق نادار بھی عید کی خوشیوں میں بروقت شریک ہو سکیں۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہ لائی جائے۔ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد کچھ رقم بچ رہے تو وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

(۲) ازراہ کرم عید فنڈ کی طرف بھی پوری توجہ فرمائیں۔ یہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے دوست سے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ روپیہ کی قیمت گرنے کی وجہ سے احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے عید فنڈ کی شرح کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی کو اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے رمضان المبارک کو اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد ربوہ

بچوں کے لئے
پانچ ارکان اسلام
یاسین بکڈپو گولبازار ربوہ
دفتر الفضل سے حسب ذیل کتاب منگوانے کے لئے ٹکٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

یک روزہ پٹھیاں، چوزے
لیبورن کی خوراک، ٹیکے
ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ
یک روزہ پٹھیاں ۹۰٪ چیک کر ۳۰۰ روپے سینکڑہ
۳ فیصد زائد۔ ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱ فیصد زائد
یک روزہ مرغ ۵۰/- روپے سینکڑہ۔ (مینیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف ۲ روپے ہے
مینیجنگ ایڈیٹر

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ہیں۔
سالانہ چندہ صرف سات روپے ہے۔ (مینیجر)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۴۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۶۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ماہ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں منعقد ہونے والا امتحان سالانہ اجتماع کی وجہ سے نہیں ہو سکا نیز چونکہ اُس کے نتیجہ کو ۷۲-۱۹۷۱ء میں شمار کرنا تھا اس لئے ممبرات کی سہولت کے پیش نظر اس کو ملتوی کر دیا گیا تھا۔ مذکورہ بالا امتحان انشاء اللہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ہو گا۔ تمام لجنات زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا نصاب سالانہ رپورٹ میں درج ہے تاہم ایک بار پھر شائع کیا جا رہا ہے۔ نیز تمام لجنات بذریعہ ڈاک ۲۰ر نومبر تک امتحانی پرچہ جات کی تعداد سے بھی دفتر مرکزیہ کو مطلع فرما دیں۔

معیار اوّل

۱۔ تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ نمبر ۳۰۰ سے ۴۱۳ تک
۲۔ شیطانی اثرات سے بچنے کی دعا باترجمہ

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ أَنْ يَحْضُرُونِ ۝

۳۔ سجدہ تلاوت کی دعا

اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِي۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا تَرْضٰى بِهٖ

معیار دوم

۱۔ قرآن مجید پارہ نمبر ۱۶ باترجمہ
۲۔ لیکچر لاہور ۳۔ معیار اوّل کے مطابق دعائیں۔

معیار سوم

۱۔ قرآن مجید آخری نصف پارہ نمبر ۱ باترجمہ
۲۔ لیکچر لاہور
۳۔ معیار اوّل کے مطابق دعائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ ربوہ)

مشعلِ راہ اور خدام الاحمدیہ

مقدس بانی خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام الاحمدیہ سے متعلق جو خطبات اور ارشادات وقتاً فوقتاً ارشاد فرمائے۔ مجلس مرکزیہ نے اُسے کتابی شکل میں مشعلِ راہ کے نام سے گزشتہ سال شائع کیا تھا۔ اس کتاب میں مجلس کی تنظیم کے جملہ شعبہ جات کے متعلق تفصیلی ہدایات موجود ہیں۔

تمام خدام سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا کثرت سے مطالعہ کریں قائدین مجالس کوشش کریں کہ اپنے ماہانہ اجلاسات میں اس کتاب کا کوئی اقتباس ضرور خدام کو پڑھ کر سنایا جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا۔ نعم البدل

میرا نواسہ عزیزم میاں ظہور الحق صاحب آڈیٹر شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین کا بیٹا تھا اور تین بچیوں کے بعد پیدا ہوا تھا۔ صرف ۲۲ دن کی عمر میں اچانک وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

میری اپنی صحت بھی خراب رہتی ہے احباب میری کامل و عاجل صحت اور میرے بچوں کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے بھی دعا فرمائیں (لیڈی ڈاکٹر رضیہ اقبال۔ اقبال زنانہ دواخانہ۔ مکان بابو محمد عبداللہ صاحب مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے
فی تولہ -/۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے قیمت پچاس پیسے
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا آغاز اور مجالس کی ذمہ داریاں

خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ نئے سال کا آغاز پورے جوش اور ولولہ سے کریں اور اگر گزشتہ سال ان سے کوئی سستی ہو گئی ہو تو امسال اس کمی کو پورا کر دیں۔

تمام قائدین کو جائزہ لینا چاہیئے کہ اگر ان کی مجلس کا بجٹ تشخیص ہو کر مرکز نہیں پہنچا تو اپنی اوّلین فرصت میں بجٹ تشخیص کروا کر پندرہ دن کے اندر اندر مرکز کو بھجوائیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ماہ نومبر کی وصولی کا کام بھی شروع کر دیں۔ اور سارا سال یہ کوشش کریں کہ ہر ماہ کا چندہ ساتھ ہی ساتھ تدریجی بجٹ کے مطابق مرکز کو پہنچتا رہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان کا ایک قیمتی رسالہ

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اس کو اسلامی ملک بنانے کے لئے اہل پاکستان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلام کے اصولوں کو سمجھیں اور ان پر عمل کر کے اسلام کی صحیح تصویر بن کر دنیا میں چمکیں۔

اس سلسلہ میں اسلام کی تعلیم کو موقع و محل کے مطابق آسان پیرایہ میں بیان کرنے والا ماہنامہ انصار اللہ ہے۔ آپ خود بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے دوستوں کو اس بیش قیمت رسالہ سے استفادہ کرنے کی تحریک کریں۔ اس رسالہ کی افادیت کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم اے نے فرمایا:۔

"میں اس جگہ رسالہ انصار اللہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں۔"

پس ہمارا درخواست ہے کہ اس مفید رسالہ سے آپ اور آپ کے دوست بھی فائدہ اٹھائیں اور اس کی خریداری قبول فرمائیں (مینجر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

از ۹ تا ۱۵ ؍ نبوت ۱۳۵۰ ہش (۹ تا ۱۵ ؍ نومبر ۱۹۷۱ء)

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ہفتہ بالعموم اچھی رہی۔ البتہ ۱۲ ؍ نبوت بروز جمعہ حضور کو ضعف کی شکایت ہو گئی تھی۔ احباب حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔
حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو گذشتہ دنوں بخار کی شکایت ہو گئی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو آرام ہے۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے اکثر ناساز رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔
آپ نے تحریر فرمایا ہے:۔
"میری بھتیجی امۃ السلام (بیگم مرزا رشید احمد صاحب) کی پوتی اور میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم کی نواسی سعدیہ جو عزیزہ فوزیہ کی لڑکی ہے لائلپور میں سخت بیمار ہے۔ خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔"

۳۔ مسجد مبارک ربوہ میں یکم رمضان سے درس قرآن کریم کا جو سلسلہ شروع ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام جاری ہے اس وقت مندرجہ ذیل علماء کرام اپنے اپنے حصے کا درس دے چکے ہیں۔

محترم ابوالمنیر مولوی نور الحق صاحب — محترم مولوی ابو العطاء صاحب۔
" قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری — " شیخ مبارک احمد صاحب۔
" مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم — " مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔
" سید عبد الحی صاحب — " سید محمود احمد صاحب ناصر۔
" مولوی قمر الدین صاحب۔ آج ۱۵ ؍ نومبر سے محترم مولوی عبد المالک خان صاحب درس دیں گے۔

۴۔ جن احباب اور خواتین کو مسجد مبارک ربوہ میں رمضان کے آخری بابرکت عشرہ میں معتکف ہونے کی اجازت دی گئی تھی ان کا اعتکاف ۲۰ ؍ رمضان المبارک کی صبح سے شروع ہو چکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس مبارک عشرہ کو زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنے کی توفیق بخشے اور ان کا اعتکاف قبول فرمائے۔

۵۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی دوسری قسط کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ ؍ نبوت (نومبر ۱۹۷۱ء) ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا ساٹھ فیصد ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔
امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنے اپنے ہاں وصولی رقوم کے لئے ایسا موثر انتظام فرمائیں کہ کوئی بقایا دار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

۶۔ رمضان المبارک کا انفاق مال کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا بھی یہی مناسب وقت ہے۔
وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ ؍ رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے سالِ نو ادا کرنے والے دوستوں کے اسماء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرے گی مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ آج ہی سیکرٹری مال کو ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائے خاص سے مستفیض ہوں۔
وکیل المال اول تحریک جدید

دعائے مغفرت:۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب ٹیچر ہائی سکول ربوہ کے والد مکرم چوہدری سعد اللہ صاحب ریٹائرڈ پٹواری ۱۴ ؍ نومبر کو اپنے گاؤں کوٹ محمد یار میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اسلم ایاز)

مبلغین اسلام اور کارکنان سلسلہ احمدیہ کیلئے تحریک دعا

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے ایام ہیں۔ اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں تحریک جدید کے مبشرین اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں اسی طرح پاکستان میں بھی مختلف مقامات پر مربیان سلسلہ کام کر رہے ہیں اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ ان کی کوششوں میں اپنے فضل سے برکت ڈالے۔ وہ جن کے اہل و عیال پاکستان میں ہیں وہ خیر و عافیت سے رہیں۔ نیز سلسلہ کے دیگر کارکنان جو خدمت دین میں مصروف ہیں انہیں بھی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق ملے اور وہ اخلاص محنت اور دیانت کے ساتھ اپنے فرائض بجا لانے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی خدمات مقبول ہوں۔

مرزا مبارک احمد

لڑکیوں کی مخلوط تعلیم

لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔
"میں کثرت رائے کے حق میں فیصلہ دیتا ہوں کہ مخلوط تعلیم کسی صورت میں بھی درست نہیں سمجھی جا سکتی۔ نظارت تعلیم و تربیت کو اس کے انسداد کے متعلق جماعت میں ایک عام اعلان کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہر شخص کو علم ہو جائے کہ مرکز اس بارہ میں کیا رائے رکھتا ہے۔ اس کے بعد جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوں۔ ان سے جواب طلبی کی جائے انہیں اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور اس تنبیہ کے باوجود ان کی اصلاح نہ ہو۔ تو انہیں سزا دی جائے۔ جس کی حد اخراج از جماعت تک ہو سکتی ہے۔"

رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۴۲ء

لہذا خاکسار اس فیصلے سے احباب جماعت کو آگاہ کرتے ہوئے امید رکھتا ہے کہ احباب اس پر پوری طرح سے گامزن ہونے کی کوشش فرمائیں گے۔ اسی طرح صدر صاحبان و امراء جماعت ہائے احمدیہ سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں نگرانی فرمائیں۔ کہ کوئی احمدی بچی مخلوط تعلیم والے ادارہ میں تعلیم حاصل نہ کرے۔ خلاف ورزی کی صورت میں نظارت تعلیم کو رپورٹ بھجوانا تمام صدر صاحبان و امراء کا فرض ہے بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس صورت میں مرکز کو اطلاع دے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے اور حقیقی علم کے زیور سے مزین کرے۔ مفید اور اعلیٰ علم کون سا ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

علم آں بود کہ نور فراست رفیق اوست
ایں علم تیرہ را بپشیزے نمی خرم!

ناظر تعلیم

ضرورت ہے

ربوہ کے قریب زمین پر کام کرنے کے لئے چند بیلداروں کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ ایسے بیلداروں کو ترجیح دی جائے گی۔ جو اپنے بال بچوں کے ساتھ رہنا چاہیں۔ رہائش کے لئے کوارٹر مفت دیئے جائیں گے۔ درخواستیں اپنے حلقہ کے امیر یا صدر کی سفارش سے آنی ضروری ہیں:۔
"الحمد" معرفت مینیجر الفضل ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۲۵